بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۳۶/۷۱ | بدھ ۱۲ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ، یکم تبوک ۱۳۶۱ھش، یکم ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۹۷

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۳۱ر ظہور/اگست۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں مورخہ ۳۰ر اگست ۱۹۸۲ء کی شام سوئٹزرلینڈ سے بذریعہ ٹیلی فون جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں حضور کے پرائیوٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی طرف سے آمدہ اطلاع کے مطابق

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"

دیگر تمام اہل قافلہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کا ہر لمحہ و ہر آن حامی و ناصر رہے اور اس سفر کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے آمین۔

• ربوہ: ۳۱ر ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کمزوری اور بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

خاکسار کا نواسہ عزیزم ہارون لیاقت تشنج کی وجہ سے لاہور میں بیمار تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے احباب جماعت سے کامل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ ربوہ)

• خدا کے فضل و کرم سے آئندہ مہینہ عزیزم مکرم کمال الدین حبیب احمد صاحب سلمہ ربہ ایم۔ سی برٹن ملک جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ سفر بخیر و عافیت خدا تعالیٰ کی حفظ و امان میں طے ہو اور جماعت کی ترقی کا باعث اور خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنے۔ آمین

(روشن الدین احمد مربی سلسلہ مقیم لائرکانہ سندھ)

یاد رکھو! آنیوالے آئیں گے

حضرت مصلح موعود نے وقف جدید میں حصہ لینے والوں کے متعلق فرمایا:

"یاد رکھو! آنے والے آئیں گے اور انہیں رزق بھی خدا تعالیٰ دے گا۔ مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکت ہوگی جو پہلے آئیں گے جنت کے دروازے ان کے لئے پہلے کھولے جائیں گے۔ اور جو بعد میں آئیں گے ان کے لئے جنت کے دروازے بعد میں کھولے جائینگے"

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

متقی کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے

اس سے اللہ تعالیٰ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے کہ اسکی ہر حرکت، سکون اللہ تعالیٰ کے ماتحت ہو جاتی ہے

"متقی کی ایک اور علامت بیان فرمائی وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یعنی جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے اور اس میں سب کے سب شریک ہیں کیونکہ عام طور پر یہ فطرت انسانی کا ایک تقاضا ہے کہ اگر کوئی سائل اس کے پاس آجاوے تو کچھ نہ کچھ اسے ضرور دیدیتا ہے گھر میں دس روٹیاں موجود ہوں اور کسی سائل نے آکر صدا کی تو ایک روٹی اس کو بھی دے دے گا یہ امر زیر ہدایت نہیں ہے بلکہ فطرت کا ایک طبعی خاصہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہاں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ عام ہے اس سے کوئی خاص شے روپیہ پیسہ یا روٹی کپڑا مراد نہیں ہے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ خرچ کرتے رہتے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

مسجد بشارت کے افتتاح کے موقعہ پر خصوصی دعاؤں کی تحریک

خدا کرے کہ یہ تقریب بخیریت گزرے اور اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے

از محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے بابرکت موقع کی ساعت یعنی دس ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ نزدیک آتی جا رہی ہے اس تاریخ ساز موقعہ کی اہمیت کے پیش نظر احباب جماعت خصوصی دعاؤں میں مشغول ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام احباب جماعت اپنی دعاؤں میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر شدت پیدا کریں۔ قریباً سات سو چالیس سال کے بعد حاصل ہونے والے اس موقع کی مناسبت سے ہماری دعاؤں میں بھی اتنا ہی زور، اتنا ہی تسلسل اور تواتر ہونا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ سپین پر روانگی سے قبل ان لوگوں کو جو اس تقریب میں شامل نہیں ہو سکے خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"پس پیچھے رہنے والوں سے میں کہتا ہوں کہ دعائیں کریں اور موجیں کریں۔ بے نیاز ہو جائیں ان باتوں سے کہ وہ جا سکتے ہیں یا نہیں ..... دعاؤں سے مدد کریں۔ اہل سپین کے لئے دعائیں کریں۔ ان کے مقاصد کے اعلیٰ تر ہونے کیلئے دعائیں کریں"

(الفضل ۲۹ر اگست ۱۹۸۲ء)

جملہ احباب کو توجہ کے ساتھ اور اور خصوصی تضرع اور عاجزی و زاری کے ساتھ ان دنوں دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور جملہ عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کو بار بار ان کا یہ فرض یاد دلاتے رہیں کہ سب احباب خصوصی دعائیں کرتے رہیں کہ یہ بابرکت تقریب ہر لحاظ سے خیر و خوبی سے انجام پائے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کے شر اور مشکل سے محفوظ رکھے۔ کثیر تعداد میں آنے جانے والوں کا حامی و ناصر ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حضور کے دورہ کے ہر مرحلہ کو اپنے فضل و کرم سے آسمانی تائیدات اور نصرت الٰہی کا مورد بنائے۔ حضور کو صحت و تندرستی کے ساتھ پورا دورہ مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے، ہر حاسد اور شر پسند کی شرارتوں سے بچا کر بخیریت تمام دوبارہ ہمارے درمیان واپس لائے۔

(ملیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

یکم تبوک ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر یہ نہ ہوتا ....

۔ میں ڈوب رہا تھا اگر فلاں شخص میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دریا سے نہ نکال لیتا تو میں ڈوب کر مر جاتا۔

۔ میں قرض میں اس درجہ گرفتار تھا اور قرضخواہوں نے میری زندگی اس طرح سے اجیرن کر رکھی تھی کہ مزید کسی جگہ سے قرض ملنے کا کوئی امکان باقی نہ رہا تھا۔ یہ صورتِ حال اتنی خوفناک ہو چکی تھی کہ اگر میرا بھائی عین موقعہ پر مجھے مالی سہارا نہ دیتا تو میں فاقوں سے ہلاک ہو جاتا۔

۔ گاڑی بے قابو ہو چکی تھی اور ڈھلان پر تیزی سے لڑھک رہی تھی بریکیں مکمل طور پر فیل ہو چکی تھیں اور ڈرائیور بوکھلا چکا تھا۔ اگر اچانک رستے میں درخت نہ آ جاتا تو ساری سواریوں کا نہ جانے کیا بُرا حشر ہوتا۔

اس قسم کے جملے اور اس قسم کی باتیں کرتے ہوئے کیا کسی نے کبھی سوچا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ شرک کا مرتکب ہو رہا ہے۔ ڈوبتے ہوئے شخص کو بچانا کیا کسی شخص کے بس کی بات تھی۔ اگر اللہ تعالےٰ کی ذات کی دستگیری نہ ہوتی۔ کیا کسی قرض تلے دبے ہوئے شخص کو فاقوں سے بچا کر خوشحالی دلانا، اللہ تعالےٰ کی مرضی کے بغیر دنیا کے کسی بھی شخص کے بس کی بات ہو سکتی ہے۔ کیا بے قابو گاڑی جس کی بریکیں فیل ہو چکی ہوں اس کو اللہ تعالےٰ کے مخفی ہاتھ کے سوا کوئی اور بچا سکتا ہے۔ یہ سب تو ذرائع ہیں۔ یہ سب تو شاخیں ہیں۔ ان سب کے پس پردہ تو قادرِ مطلق رحیم و کریم و رحمان خداوند ذوالجلال کی ذات بابرکات کا ہاتھ ہے۔ جو ہر مشکل کے وقت دستگیری کرتا اور ہر انسان کو اس کی پریشانی اور تکلیف سے نجات دلاتا ہے۔ کیا کتنے ہی لوگ ڈوب نہیں جاتے۔ کیا کتنے ہی لوگ فاقوں سے نہیں مرتے اور کیا کتنے ہی لوگ ایکسیڈنٹ کا شکار نہیں ہوتے! اللہ تعالیٰ کی ذات کا رحم ان لوگوں کے اعمال نہ جذب کر سکے۔ اس لئے اصل بات اللہ تعالےٰ کی ذات سے ربط قائم کرنا ہے۔ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کرنا اور خدا تعالےٰ کی ذات کو عملی زندگی سے گویا خارج ہی کر دینا اور صرف اور صرف دنیاوی اور مادی باتوں پر نظر رکھنا۔ یہ وہ مخفی قسم کا شرک ہے جس سے بچنے کی تلقین ہر احمدی کو اس کی پہلی شرط بیعت میں کی گئی ہے کہ

> بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کر لیوے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔

حضرت اقدس شرک کے ایک پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

> "ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا ..... جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے۔ اور سارا دارومدار اسباب ہی پر جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مر جاتا۔ یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا بُرا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائداد یا اور اور اسباب و اجباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالےٰ سے بکلی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۷۹ تا ۸۳)

دراصل حقیقی اسلام کا مغز اور خلاصہ یہ ہے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے اللہ تعالےٰ کی ذات کا احساس و ادراک ہر شخص پر حاوی رہے۔ کوئی حرکت اس کی اللہ کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

جسے چُن لے نگہ میرے خدا کی

نہ سوچو کون کیا ہے،
خُدا آخر خُدا ہے،

جسے چُن لے نگہ میرے خدا کی
جماعت کا وہی بس رہنما ہے

نہ چاہت ہے نہ حاجت فلسفے کی
اطاعت کا ہمیں ورثہ ملا ہے

خدا کی بات کی تکمیل ہے یہ
خلافت بھی اُسی کی اک عطا ہے

جو ہے کامل خدا کی بارگہ میں
اُسی کا حق خلافت کی قبا ہے

کسی کا ڈر ہے نہ خطرہ کسی سے
بہت محفوظ یہ راہِ بقا ہے

تردّد، وسوسے، تدبیرِ شیطاں
ہوں سب نابود، تقدیرِ خدا ہے

عدُو کا شور سنتے آ رہے تھے
عدُو لیکن ہمیشہ روسیہ ہے

بہت بھرمار کی ہے تہمتوں کی
عدو کو ذوق ہی ایسا ملا ہے

بہت اپنی سی کوشش کی عدو نے
مگر ہر گام ناکامی صلہ ہے

ہزاروں سال بے نُوری پہ رو کر
انہیں کوئی نہ دیدہ ور ملا ہے

خلافت کا شجر بڑھتا رہے گا
اسے آخر فرشتوں کی دُعا ہے

بہت ہی سادہ دل اک شخص ہے وہ
یہ رونق جس کے ہونے سے بپا ہے،

مبارک میکشو! اس قحط میں بھی
تمہیں اک جامِ نو پھر سے ملا ہے

(کیپٹن ڈاکٹر نصیر اے شیخ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں اسلام کا مستقبل

جناب مسعود احمد خان دہلوی

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ یورپ میں اسلام کا مستقبل کیا ہے؟ اس کا دو پہلوؤں سے جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اوّل یہ کہ اس بارہ میں خدائی پیشگوئیاں کیا کہتی ہیں؟ دوم یہ کہ یورپ میں بسنے والی اقوام کے موجودہ معاشرتی اور تمدنی حالات سے وہاں اسلام کے مستقبل کی کیا نشاندہی ہوتی ہے؟ سطور ذیل میں ان دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے ہی یورپ میں اسلام کے مستقبل پر اختصار سے روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

غلبۂ اسلام سے متعلق آسمانی بشارات

جہاں تک یورپ میں اسلام کے مستقبل کے متعلق خدائی پیشگوئیوں اور بشارتوں کا تعلق ہے اُن میں وہاں اسلام کے ایک ایسے روشن اور درخشندہ مستقبل کی خبر دی گئی ہے کہ اسلام نہ صرف یہ کہ وہاں اثر و نفوذ حاصل کرے گا بلکہ اس طرح غالب آئے گا کہ بجز اسلام کے اور کوئی مذہب یا نظریۂ حیات قابلِ ذکر حالت میں باقی نہیں رہے گا۔ حتیٰ کہ یورپ کی تمام قومیں دینِ واحد یعنی اسلام پر آجمع ہوں گی۔ یہ پیشگوئیاں اگرچہ اختصار کے ساتھ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکور ہیں جیسا کہ آیۂ کریمہ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ (الصف آیت ۱۰)

اور مسیح موعود کے زمانہ میں

طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا

سے متعلق حدیثِ نبوی سے ظاہر ہے۔ لیکن چونکہ ان پیشگوئیوں نے آخری زمانہ میں مسیح موعود کے ذریعہ پورا ہونا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت (اقدس) کے ذریعہ پورا ہونا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت (اقدس) ..... پر اپنے الہامات کے ذریعہ بڑی تفصیل کے ساتھ منکشف فرمایا کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ سے متعلق قرآن مجید اور احادیثِ نبوی میں مذکور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے حتیٰ کہ یورپین اقوام بھی جن کی اسلام دشمنی مسلّم ہے ..... جوق در جوق اسلام میں داخل ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہوں گی۔ چنانچہ آپ نے سلسلہ وار ملنے والی ان بشارتوں سے دنیا کو آگاہ کرتے ہوئے شروع زمانہ میں فرمایا:۔

"طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اُس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے کہ جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالکِ مغربی جو قدیم سے ظلمتِ کفر و ضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدا تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اوّل سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خدا تعالیٰ اُن لوگوں (یعنی اہلِ یورپ) پر نظرِ رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵، ۵۱۶ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اس بشارت میں مغرب میں طلوعِ شمس اور پیغامِ حق کی اشاعت کے بعد بہت سے سفید پرندے پکڑنے کا ذکر کیا گیا ہے یہ گویا یورپ میں اشاعتِ اسلام کے ابتدائی مرحلہ کی طرف اشارہ ہے آفتابِ اسلام کے نصف النہار پر پہنچنے یعنی اسلام کے وہاں کامل طور پر غالب آنے کا ذکر نہیں ہے اس کے چھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت (اقدس) ..... کو یورپ میں اسلام کے ایسے کامل غلبہ کی جو

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

کا مصداق ہو بشارت دی۔ چنانچہ آپ نے اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور جو نور سے نہیں تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں میں رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔" (اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

اس کے بھی دس گیارہ سال بعد حضور (اقدس) نے یورپ میں عنقریب رونما ہونے والے اسلام کے کامل غلبہ کیطرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی ایک طویل نظم میں فرمایا:

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
ملتِ احمدؐ کی ملک نے جو ڈالی تھی بناء
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار
گلشنِ احمدؐ بنا ہے مسکنِ بادِ صبا
جس کی تحریکوں سے سنتا ہے بشر گفتارِ یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

ان مہتم بالشان آسمانی بشارتوں سے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ یورپ میں اسلام کا مستقبل نہایت روشن اور نہایت ہی تابندہ و درخشندہ ہے اور اس کا وہاں بھی غالب آنا ایک خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی لیکن ان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اسلام وہاں قلیل عرصہ میں غالب نہیں آئے گا بلکہ اس کا یہ غلبہ کس قدر طویل زمانہ میں بتدریج اور مرحلہ وار ظاہر ہوگا۔ سلسلہ وار اور بتدریج بشارتیں ملنے میں یہی حکمت پوشیدہ تھی۔ اگر ان بشارتوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان سے مرحلہ وار ظاہر ہونے والے غلبۂ اسلام سے متعلق متعدد باتوں کا انکشاف ہوتا ہے۔

پہلی بات ان بشارات میں یہ بتائی گئی ہے کہ حضرت (اقدس) خود یورپ تشریف نہیں لے جائیں گے بلکہ آپ کے خلفاء اور اتباع کے ذریعہ آپ کی تحریرات وہاں کی اقوام تک پہنچیں گی اور انہیں پڑھ کر اُن میں حق کیطرف میلان پیدا ہوگا۔

دوسری بات ان بشارات میں یہ بتائی گئی ہے کہ جس طرح سورج طلوع ہونے پر تاریکی چھٹنی شروع ہوتی ہے اور روشنی رفتہ رفتہ پھیلتی اور غالب آتی ہے اسی طرح پہلے وہاں آفتابِ اسلام کے طلوع ہونے سے کفر و ضلالت کی تاریکیاں آہستہ آہستہ دُور ہوں گی اور اسلام کی روشنی درجہ بدرجہ غالب آئے گی۔

تیسری بات ان بشارات میں یہ بتائی گئی ہے کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کی ابتداء انگلستان کے شہر لندن سے ہوگی اس کے بعد دوسرے یورپی ممالک میں اشاعتِ اسلام کی راہیں کھلیں گی نیز یہ کہ ابتداء میں بعض انگریز سعید روحیں حلقہ بگوشِ اسلام ہوں گی۔

چوتھی بات ان بشارات میں یہ بتائی گئی ہے کہ ابتداء ہی میں جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ پہلے وہاں تثلیث کا زور ٹوٹنا شروع ہوگا۔ پھر رفتہ رفتہ عیسائیت کے نابود ہونے پر متعدد دیگر مذاہب اور نظریات وہاں زور پکڑیں گے اس کے بعد وہاں کی اقوام توحید کیطرف آئیں گی کیونکہ صرف ایک ملت کے نابود ہونے کی نہیں بلکہ بجز اسلام وہاں سب ملتوں کے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

اگر عیسائیت کے نابود ہونے کے معاً بعد اسلام نے وہاں غالب آنا ہوتا تو الہام الٰہی میں اس امر کا ذکر نہ ہوتا کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔

پانچویں بات ان بشارات میں یہ بتائی گئی ہے کہ ایک زمانہ تک تو اسلام وہاں آہستہ آہستہ اثر و نفوذ حاصل کرتا رہے گا اور اس کے غلبہ کے آثار ظاہر ہوتے رہیں گے اس کے بعد غلبۂ اسلام کی اس مہم میں یکدم ایک Turning Point یعنی نیا موڑ آئے گا اور اسلام اس تیزی سے پھیلنا شروع ہوگا کہ لوگ فوج در فوج اس میں داخل ہونے لگیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ خدا کے ایک ہی ہاتھ نے کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر کے رکھ دیا ہے حتیٰ کہ یوں محسوس ہوگا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُردوں میں یکدم زندگی عود کر آئی ہے اور معجزانہ طور پر اُن کی نبض ایکا ایکی چلنے لگی ہے چھٹی بات ان بشارات میں یہ بتائی گئی ہے کہ اس "ٹرننگ پوائنٹ" یعنی نئے موڑ کے بعد یورپین اقوام اِس کثرت اور اس زور سے اسلام میں داخل ہوں گی کہ بجز اسلام کے باقی سب مذاہب مٹ جائیں گے اور ہر طرف اسلام ہی اسلام غالب نظر آئے گا۔

ساتویں بات اِن بشارات میں یہ بتائی گئی ہے کہ ملّتِ احمدؑ کی جو بنیاد وہاں ڈالی جائے گی اُس وقت اُس پر قصرِ اسلام کی تعمیر بہر نوع مکمل ہو جائے گی۔ اِس طرح یورپ میں لگایا جانے والا گلشنِ احمدؑ ایسی بادِ صبا کا مسکن بن جائے گا کہ جس کے زیرِ اثر وہاں کے لوگ خدا کے اس قدر قریب ہو جائیں گے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا سو گویا اس خطۂ ارض میں بھی روحانی بہار اپنے عروج کو پہنچ جائے گی۔

اہلِ یورپ کی موجودہ حالت

یورپ میں غلبۂ اسلام کی آسمانی بشارات کا بغور مطالعہ کرنے اور ان سے رہنمائی حاصل کرنے کے بعد اب ہم اس پہلو کی طرف آتے ہیں کہ یورپ میں آباد اقوام کی موجودہ حالت سے وہاں اسلام کے روشن مستقبل کی کہاں تک نشاندہی ہوتی ہے؟ اس ضمن میں اِن اقوام کی ظاہری اور اندرونی ہر دو حالتوں کا مطالعہ ضروری ہے اس کے بغیر صحیح نتیجہ پر پہنچنا ممکن نہیں ہے۔

جہاں تک اِن اقوام کی ظاہری حالت کا تعلق ہے سو ابھی تک یہ قومیں درجہ بدرجہ غلبۂ اسلام کے اُن ابتدائی مراحل سے گزر رہی ہیں جن کی آسمانی بشارتوں میں آج سے چھیاسی سال قبل خبر دی گئی تھی یعنی یہ کہ جماعت احمدیہ کی پچاس سالہ تبلیغی جدوجہد اور اس کے خوشکن نتائج کے باوجود ابھی وہ مرحلہ نہیں آیا ہے کہ جس میں اِن اقوام نے فوج در فوج اسلام میں داخل ہونا ہے۔ غلبۂ اسلام کے ابتدائی آثار وہاں ظاہر ہوئے ہیں اور مسلسل ہو رہے ہیں لیکن ابھی یہ اتنے روشن اور نمایاں نہیں ہیں کہ مشرق سے وہاں جانے والا ہر شخص پہلی ہی نظر میں انہیں محسوس کر سکے اور اس کے لئے یہ اثر قبول کرنے کے سوا چارہ نہ رہے کہ یہ لوگ عنقریب دھڑا دھڑ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے۔

جماعتِ احمدیہ کی مجاہدانہ اور سرفروشانہ تبلیغی سرگرمیوں، مختلف یورپی ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر، متعدد یورپی زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت، حقانیتِ اسلام پر لیکچروں اور مقالوں کے سلسلہ، انفرادی سطح پر لوگوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات، نو مسلم احمدیوں کی منظم جماعتوں کے قیام، خدائی بشارت کے بموجب عیسائیت کی یکسر ناکامی، نیز اسلام کے متعلق یورپین سکالرز اور مستشرقین کے خیالات میں خوشکن تبدیلی اور اسلام کے بارہ میں ان کی مفاہمانہ روش کے باوجود وہاں اسلام کے عملاً غالب آنے کے آثار ہنوز دبے ہوئے ہیں اور وہاں کی غالب اکثریت کی نگاہ میں وہ ابھی منصّۂ شہود پر نہیں آئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ یورپی اقوام عیسائیت سے یکسر بیزار ہو کر اسے ترک کر چکی ہیں تاہم وہ ایک دلدل سے نکل کر دوسری دلدل میں جا پھنسی ہیں اور وہ ہے دہریت کی دلدل، دہریت اور سراب نما راہِ نجات کی طرف میلان کے باعث اُس اباحت میں جو کفارہ جیسے باطل عقیدہ پر ایمان رکھنے کے نتیجہ میں رونما ہوئی تھی پہلے کی نسبت کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اور وہ معصیت کے سمندر میں غرق ہوتی چلی جا رہی ہیں اور جیسا کہ حضرت اقدس [illegible] نے فرمایا ہے وہ لالچ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اس طرح دنیا پر گرے ہوتے ہیں جس طرح مکھی بیب اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے بالکل غافل ہیں اور اِن کو بجز اس کے اور کوئی شغل نہیں ہے کہ شراب پئیں، عمدہ اور لذیذ کھانے کھائیں قیمتی اور نیم عریاں لباس زیبِ تن کریں اور بے حیائی کے کاموں میں مشغول رہیں۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے اور پاک لوگوں کی توہین ان کا دن رات کا مشغلہ ہے

اس ظاہری حالت کے بالمقابل ان کی اندرونی حالت یکسر مختلف ہے دین سے بے تعلقی اور معصیت نوازی کی دلدوز کیفیت ایک پردہ ہے جس کے پیچھے بے چین کر دینے اور مسلسل بے چین رکھنے والا اضطراب رینگ رہا ہے اس اضطراب نے اُنہیں اندرونی طور پر از خود رفتہ بنا رکھا ہے۔ اُن کے لاشعور میں دبا ہوا یہ احساس رہ رہ کر اُبھرتا رہتا ہے کہ ہم لحظہ بلحظہ ایک ہولناک تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور یہ کہ اب کوئی غیر مرئی طاقت ہی ہمیں اس ہولناک تباہی سے بچا سکتی ہے۔ ان کی حالت ایک ایسے سمندر کی سی ہے جس کی سطح بظاہر پُرسکون ہے لیکن اُس کی تہہ میں زبردست تلاطم بپا ہے اور جس نے ہر چیز کو تہہ و بالا کر رکھا ہے اُن کی یہ اندرونی کیفیت وہاں غلبۂ اسلام کے حق میں نیک فال کی حیثیت رکھتی ہے۔

(باقی)

سیدنا حضرت اقدس کے صحبت یافتہ بزرگوں کی پیاری باتیں

میں چاہتا ہوں کہ پیغامِ حق دیتے ہوئے ہی میری جان نکلے

سلسلہ احمدیہ کے جاں نثار و جانباز مجاہدین کی تبلیغ اسلام کی لازوال داستان

منگلور کی بندرگاہ پر ایک بحری جہاز لنگر انداز ہوا۔ جہاز ساحل سے دو تین میل دور لنگر انداز ہوا تھا اور مسافروں کو کشتی کے ذریعہ بندرگاہ تک آنا تھا۔

اس جہاز میں اسلام کے دو جانثار بزرگ مبلغ بھی تھے جو سیدنا حضرت اقدس کی صحبت سے فیضیافتہ تھے اور ان میں سے ایک کی حالت ایسی تھی کہ نبض گر رہی تھی۔ رنگ زرد اور چہرہ پر پسینہ اور آنکھیں بند تھیں ان کے ساتھی کو اندیشہ تھا کہ شاید وہ زندہ کنارے تک پہنچ سکیں یا نہ اور سمندر نے بھی اچانک طوفانی رنگ اختیار کر لیا۔ موج پر موج اٹھنے لگی۔ کشتی موج کی دھاروں پر اوپر نیچے اٹھنے بیٹھنے لگی اور خطرہ محسوس ہونے لگا کہ عنقریب اوپر سے دونوں دھاریں مل جائیں گی اور سب مسافر ہمیشہ کی نیند سو جائیں گے لیکن ان کے دل کو یہ تسلی تھی کہ وہ دین کے لئے نکلے ہیں اگر مر گئے تو شہید ہوں گے رنج تھا تو یہی کہ پیغامِ حق نہ دیا جا سکے گا۔ اس نازک وقت میں کشتی والوں نے شور مچایا "یا بخاری شیئاً للہ" یہ مشرکانہ آوازیں سن کر ہمارے بیمار مبلغ کی آنکھیں کھلیں اس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا اور پھر وہ خون سارے جسم میں دوڑ گیا اُس نے کڑک کر کہا کہ یہ کیا بکتے ہو۔ بخاری ہمارے جیسا ایک آدمی تھا یہ گرج سن کر کشتی والے سہم گئے اور مولانا کے منہ سے ایک تیز فوارے کی طرح کلام جاری ہو گیا اور توحید اور پھر رسالت اور احمدیت کا وعظ ہونے لگا۔ آپ کی زبان چند آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ سمجھتا تھا مگر آپ نے ان پر اتمام حجت کر دی اس حالت جوش نے ان کی اعصابی دردوں میں کمی کر دی تھی اور آپ بخیریت کنارے پر پہنچ گئے۔

اس بزرگ کی خراب صحت کے پیش نظر ان کے لئے مرطوب ہوا، چاول اور مچھلی ناموافق تھی لیکن یہاں یہی غذا تھی چنانچہ بیماری کے حملے شدت اختیار کر رہے تھے مگر اس شدید اعصابی تکلیف میں بھی تبلیغ جاری تھی۔ کئی آدمی کندھے دباتے مگر آرام نہ آتا اور سچ تو یہ ہے کہ آپ کی تکلیف کا نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا۔ مباحثے، تقریریں اور قرآن کے درس جاری تھے پھر خدا کی آزمائش اور بھی بڑھی اور مولانا کے مقعد اور پیشاب کی نالی کے درمیان ایک پھوڑا نکلا۔ ورم سے تکلیف بہت زیادہ ہو گئی۔ بخار دن رات رہنے لگا۔ جب ڈاکٹر نے پھوڑا چیرا تو پیشاب اصل جگہ کی بجائے آپریشن کی جگہ سے آنے لگا جب پیشاب زخم کی جگہ سے آتا تو چیخ کے ساتھ بیہوش ہو جاتے اس حالت میں بھی جب سننے والا آتا تو لیٹے ہی لیٹے تبلیغ کرنے لگتے اور کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ پیغامِ حق دیتے ہوئے ہی میری جان نکلے۔

پہلے اعصابی دورے تھے پھر بخار ہوا پھر یہ بیماری اور اس کے بعد انفلوئنزا ہو گیا۔ کئی کئی گھنٹے بیہوشی رہتی۔ مگر جب افاقہ ہوتا تو لوگوں کو جمع کر کے سلسلہ کا پیغام دیتے۔ قرآن کریم کا درس دیتے اس تکلیف میں چھ ماہ کا لمبا عرصہ گزر گیا۔ مگر ایک منٹ کے لئے بھی ناشکری نہ کی اور نہ سلسلہ کی تبلیغ کو چھوڑا۔ ان کا صبر ایوب کا صبر تھا انہوں نے یہ بے نظیر نمونہ تبلیغ میں قائم کیا اور باوجود شدتِ مرض کے بھی تبلیغ نہ چھوڑی۔

یہ جانباز بہادر مبلغ اور مجاہد ہمارے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تھے اور یہ واقعہ اس سفر میں ان کے ساتھی حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی طرف سے الحکم ۷ ستمبر ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

رضا کے خلاف نہ ہو۔ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا سبب اور ذریعہ محض بے حقیقت ٹھہرے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر صحیح اور پورا یقین ہو۔ خدا تعالیٰ کو حقیقی قادر مطلق اور کارساز خیال کرے۔ ہر طاقت قوت اور توانائی کا منبع و سرچشمہ اس ذاتِ باری کو قرار دے۔ اور کوئی بڑے سے بڑا حاکم، کوئی بڑی سے بڑی حکومت، کوئی بڑے سے بڑا اخبار یا کوئی بڑے سے بڑا افسر یا ادارہ اس کے نزدیک پرکاہ کی حیثیت نہ رکھتا ہو۔ حقیقی عزت طاقت اور برکت کا سرچشمہ صرف اور صرف ایک خدا کی ذات ہو۔

اسی اسلامی عقیدے پر قائم رہنے والوں کو حقیقی سرفرازی ملی ہے اور مستقبل میں بھی ملے گی۔ انشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آؤ کہانی سنیں

ذہنوں کو جلا بخشنے والے
حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ سبق آموز
تاریخی واقعات
یہ کالم قارئین الفضل مرتب کرتے ہیں

بیوی اُٹھی اور اُس نے چراغ کو بجھا دیا

شریعتِ اسلامی میں مسافروں کی مہمان نوازی کا شدید حکم ہے..... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس حکم پر اس طرح عمل کیا جاتا تھا کہ جو مسافر آتے وہ مسجد میں آکر ٹھہر جاتے اور روزانہ یہ اعلان کر دیا جاتا کہ آج مسجد میں اس قدر مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں۔ جس جس کو توفیق ہو وہ انہیں اپنے گھروں میں لے جائے اور ان کی مہمانی کرے۔ ایک دفعہ ایسا ہی واقعہ پیش آیا مسجد میں ایک مہمان آگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا اس مہمان کو اپنے گھر لے جا سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا کہ بہت اچھا چنانچہ وہ اسے لے کر گھر پہنچا اور بیوی سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سپرد آج ایک مہمان کیا ہے کیا گھر میں کچھ کھانے کے لئے موجود ہے اس نے کہا کہ بس ایک آدمی کا کھانا ہے میری تو یہ خواہش تھی کہ آج میں اور تم دونوں فاقہ کرتے اور کھانا بچوں کو کھلا دیتے مگر اب چونکہ مہمان آگیا ہے اس لئے اب کھانا مہمان کو کھلا دیتے ہیں اور بچوں کو کسی طرح تھپکا کر میں سلا دیتی ہوں صحابی نے کہا یہ تو ہو جائے گا مگر ایک بڑی مشکل ہے۔ بیوی نے پوچھا وہ کیا۔ خاوند کہنے لگا جب یہ کھانا کھانے بیٹھا تو اصرار کرے گا کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھائیں پھر ہم کیا کریں گے (اس وقت تک پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا) بیوی کہنے لگی کہ میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اور وہ یہ کہ جب وہ کھانے بیٹھے تو میں اور تم دونوں اس کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ اس وقت تم مجھے کہنا کہ روشنی کم ہے فتیلہ ذرا اوپر کر دو اور میں روشنی کو تیز کرنے کے بہانے سے اٹھوں گی اور چراغ کو بجھا دوں گی تاکہ اندھیرا ہو جائے اور وہ دیکھ نہ سکے کہ ہم اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ یا نہیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ دسترخوان بچھا تو خاوند کہنے لگا۔ روشنی کچھ کم ہے ذرا اونچی کر دو۔ بیوی اُٹھی اور اُس نے چراغ کو بجھا دیا جب اندھیرا ہو گیا تو خاوند کہنے لگا آگ سلگاؤ اور چراغ روشن کرو۔ بیوی نے کہا آگ تو ہے نہیں اللہ نے کہا ہمسایہ سے مانگ لو۔ اس نے کہا اس وقت ہمسائے کو کون جا کر تکلیف دے۔ بہتر یہی ہے کہ اسی طرح کھا لیا جائے مہمان بھی کہنے لگا۔ اگر اندھیرا ہو گیا ہے تو کیا حرج ہے اسی طرح کھانا کھائیں گے چنانچہ اندھیرے میں ہی میاں بیوی اس کے قریب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھانا شروع کر دیا۔ خاوند اور بیوی دونوں نے چونکہ مشورہ کیا ہوا تھا اس لئے مہمان تو کھانا کھاتا رہا اور وہ دونوں خالی منہ ہلاتے رہے اور یہ ظاہر کرتے رہے گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں خیر کھانا ختم ہوا اور مہمان چلا گیا اللہ تعالےٰ کو ان دونوں میاں بیوی کی یہ بات ایسی پسند آئی کہ رات کو اللہ تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دے دی۔ جب صبح ہوئی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا:۔

لوگو کچھ پتہ بھی ہے کہ رات کو کیا ہوا۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ہمیں تو معلوم نہیں اس پر آپ نے یہ تمام واقعہ بیان کیا اور فرمایا۔ کہ جب میاں بیوی دونوں اندھیرے میں بیٹھے خالی منہ ہلا رہے تھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ان کی اس حرکت پر عرش پر ہنسا پھر آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا جب اس بات پر اللہ تعالیٰ ہنسا ہے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں نہ ہنسے اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ صحابہؓ مہمان نوازی کو کس قدر اہم قرار دیتے تھے اور کس طرح مسجدوں کی طرح ان کے گھر کے دروازے مہمانوں کے لئے کھلے رہتے تھے۔"

(سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۱۶۲-۱۶۳)

(مرسلہ:۔ مرزا خلیل احمد۔ ربوہ)

★ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا دوسرا سالانہ اجتماع

مرتبہ:۔ محمودہ رشید ظفر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کینیڈا

اپریل کی گیارہ تاریخ تھی اور اتوار کا دن تھا۔ یہاں ابھی موسم سرما کا اختتام نہیں ہوا تھا بلکہ سردی جاتے جاتے بھی اپنا رنگ دکھا رہی تھی۔ صبح سویرے ہلکی ہلکی برف پڑ رہی تھی جسے یہاں کی زبان میں ہم (WEST SNOW) کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس موسمی صورتحال کو جلدی ختم کر دیا اور ساڑھے آٹھ بجے سورج اپنی کرنیں بکھیرتا ہوا نمودار ہوا۔ اور ابھی دس بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے کہ مشن ہاؤس کینیڈا کا ہال ممبرات لجنہ اماء اللہ سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ ٹھیک دس بجکر دس منٹ پر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے دوسرے سالانہ اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا جو محترمہ امۃ الہادی بیگم صاحبہ نے کی اور اس کے بعد محترمہ مسز عطیہ شریف صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے لجنہ کا عہد دہرایا۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام

اس موقعہ پر مرکز سلسلہ ربوہ سے اس اجتماع کے لئے موصول ہونے والا حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اس پیغام کا متن درج ذیل ہے۔

"جس مقصد کے لئے آپ یہ اجتماع منعقد کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کامیاب کرے۔ آمین۔"

اللہ تعالیٰ کا سیدنا حضرت اقدس سے وعدہ ہے کہ وہ آپ کے ذریعہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں۔ آپ وہاں تعداد کے لحاظ سے تھوڑی ضرور ہیں لیکن خدائی جماعتیں تھوڑی اور کمزور ہونے کے باوجود بھاری اکثریت پر ہمیشہ غالب آتی رہی ہیں۔ آج دنیا کے کونہ کونہ میں احمدی جماعت کے مشن قائم ہیں اور آپ سب جو بیرونی ممالک میں رہائش پذیر ہیں آپ سب کے کندھوں پر یہ بھاری ذمہ داری ہے کہ آپ صحیح نمونہ اسلام اور احمدیت کا وہاں پیش کریں۔ آپکی زندگیاں قرآنی تعلیم کے مطابق بسر ہوں۔ اگر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کی تعلیم ہماری فلاح کے لئے ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو پھر ہمارے دلوں کے اندر اس کی عظمت ہونی چاہیئے اور ہمیں سچے دل کے ساتھ اس پر عمل کرنا چاہیئے

آپ کو پردے کی پابندی پر خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے اور بچوں کی تربیت و اصلاح کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کریں اُس کے رسولؐ کی محبت پیدا کریں اور وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بن جائیں۔

آپ میں جو لوگ احمدیت کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوں گے اُن کے نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں گے اور آنے والی نسلیں اُن پر فخر کریں گی۔ لیکن جو لوگ سست ہو جائیں گے اور غفلت میں پڑ جائیں گے۔ ایک دن افسوس اور حسرت سے ہاتھ ملیں گے۔

قومی ترقی کے لئے اتحاد اور نظام کی اطاعت لازمی ہے اس کے بغیر جماعت کی ترقی سست ہو جائے گی۔ ایک دوسرے کا خیال کریں اور مل جل کر رہیں تاکہ وہ دن جلد آئے جس کا وعدہ سیدنا حضرت اقدس سے اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ یعنی غلبۂ اسلام کا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

اس پیغام کے بعد کینیڈا کے مشنری انچارج مولوی منیر الدین شمس صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ حضور نے تنبیہ فرمائی ہے کہ ان ممالک میں رہ کر اپنی اوقات مت بھولیں۔ بلکہ روحانی ترقی کے لئے بہت کوشش کریں۔ بچوں کی تربیت پر بہت زور دیجئے۔ باپ چونکہ بچے کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارتا لہٰذا ماں کی تربیت کا بچے پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اس لئے ماں کو نہایت اعلیٰ نمونہ بچے کے سامنے پیش کرنا چاہیئے جب تک ہم اپنی اصلاح نہ کریں ہمیں دوسرے کو نصیحت کرنے کا حق نہیں۔

اور کہا آپ نے نماز کی ادائیگی پر زور دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز سے غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے گویا وہ کفر کرتا ہے۔ جنت کی کنجی نماز ہے۔ اور نماز دین کا ستون ہے۔ اور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے دوسرا رکن نماز ہے۔ آپ کی نگرانی میں جو لوگ بھی ہیں آپ ان کی ذمہ دار ہیں اور روزِ قیامت اس کے لئے آپ جواب دہ ہیں۔

قرونِ اولیٰ میں صحابہؓ نے اسلام کی خاطر جو قربانیاں کی ہیں انہی کی وجہ سے آج وہ رضوان اللہ علیہم کہلاتے ہیں۔ آپ بھی ان قربانیوں میں حصہ لینے والی بنیں

اپنی تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح ہمارے اجتماع کا آغاز ہوا اس کے بعد مقابلہ حفظِ قرآن ہوا۔ اس کے لئے دو سورتیں "الاعلیٰ" اور "الغاشیہ" میں سے کسی ایک کی تلاوت تھی۔

اوّل محترمہ آنسہ رشیدہ چوہدری صاحبہ اور دوئم محترمہ سعیدہ مرزا صاحبہ اور محترمہ حمیدہ لطیف صاحبہ۔ قرار پائیں۔

مقابلہ حفظِ قرآن اور حسنِ قراءت اس میں بھی حفظ کے لئے سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ ہی تھیں۔ منصفین کے متفقہ فیصلے کے مطابق اوّل محترمہ راحت ملک صاحبہ اور محترمہ امۃ الہادی صاحبہ اور دوئم محترمہ محمودہ رشیدہ ظفر میاں صاحبہ قرار پائیں۔

مقابلہ نظم خوانی (زبانی) سیدنا حضرت اقدس کی نظم "جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے" کے پانچ اشعار۔ اس مقابلے میں ۱۲ بہنوں نے حصہ لیا اور اوّل محترمہ محمودہ رشیدہ ظفر میاں (سیکرٹری جنرل لجنہ اماء اللہ کینیڈا) اور دوئم محترمہ عبدالرزاق صاحبہ رہیں۔

سوا بارہ بجے کیلیگری کی لجنہ کی نمائندہ محترمہ طیبہ مرزا صاحبہ جنرل سیکرٹری نے اپنے حلقہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور اس طرح سے پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

کھانے کے بعد دو بجے ظہر اور عصر کی نمازیں محترم امیر و مشنری انچارج صاحب نے پڑھائیں اور سوا دو بجے اس اجتماع کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔

تقریری مقابلہ

اس اجلاس میں سب سے پہلے تقریری مقابلہ ہوا جس کے لئے "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" کا عنوان مقرر تھا۔ اس میں لجنہ نے بڑے شوق سے حصہ لیا سبھی تقاریر بڑی اچھی طرح تیار کی گئی تھیں۔ اس مقابلہ کا نتیجہ حسبِ ذیل رہا

اوّل:۔ انیسہ دانیال

دوئم:۔ محمودہ رشیدہ ظفر

بیت بازی

چار بجے سہ پہر بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ اس میں حلقہ سکاربرو اور حلقہ (DOWNSVIEW) کی ٹیموں نے شرکت کی۔ اس کے لئے دو ثمین کلامِ محمود اور درِّ عدن کا نصاب مقرر تھا اس میں حلقہ سکاربرو کی ٹیم بازی لے گئی اور ٹرافی کی مستحق قرار پائی جو ایک سال تک ان کے پاس رہے گی۔

اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔

انعامات محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا عطیہ شریف صاحبہ نے تقسیم کئے سب سے زیادہ انعام حلقہ سکاربرو کی لجنہ نے لئے۔

اختتامی خطاب

پانچ بجے محترمہ صدر صاحبہ مسز عطیہ شریف صاحبہ نے بہنوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ "مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ سب نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے تمام تقاریر نہایت اچھی تھیں انہوں نے کہا کہ بچے کی بہترین تربیت گاہ ماں کی گود ہے اور اس غیر اسلامی ماحول میں خاص طور پر لڑکیوں کی تربیت بہت ضروری ہے۔ ایک احمدی ماں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو اچھی تربیت دے اور ان کے دلوں میں خدا کی ایسی محبت پیدا کریں جو باقی تمام محبتوں کو بھلا دے۔ ایمان کے ساتھ عمل بہت ضروری ہے اور پھر اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اسی نے ہر چیز آپ کو دی ہے اور آپ کو ان میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے"

اس اجتماع کے لئے بیرونی لجنات میں سے آٹوا اور کیلیگری کی لجنہ کی نمائندہ شامل ہوئیں آخر میں خاکسار نے تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا محترمہ صدر صاحبہ نے کرائی جس کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ لجنہ کی تمام ممبرات کو جنہوں نے اسے کامیاب بنانے میں مدد کی تمام کارکنات اور لجنہ کی مجلس عاملہ اور تمام بہنیں جو اس اجتماع میں شامل ہوئیں۔ ان کو ربِّ کریم اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ زاہدہ پروین اہلیہ چوہدری مبشر احمد صاحب بھٹی آف کنری کو ۲۱ اگست کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ نومولود چوہدری عبدالسمیع صاحب بھٹی آف کنری کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قسمت والی لمبی زندگی عطا کرے دین و دنیا میں ترقیات دے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(عبدالسلام اعوان۔ دارالصدر غربی ربوہ)

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

اسلام آباد میں داخلہ

انٹرمیڈیٹ مکمل کورس۔ نصف کورس۔ بی۔ اے مکمل کورس۔ نصف کورس کے سمسٹر اکتوبر ۱۹۸۲ء میں شروع ہو رہے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹ ستمبر ۱۹۸۲ء ہے

فیس انٹرمیڈیٹ مکمل کورس ۶۰ روپے نصف کورس ۳۰ روپے۔ بی۔ اے مکمل کورس ۷۰ روپے۔ نصف کورس ۳۵ روپے۔ رجسٹریشن فیس ۱۰ روپے ہے۔

فارم نیشنل بنک کی نامزد شاخوں (پشاور لاہور۔ کراچی۔ فیصل آباد) یا یونیورسٹی سے جوابی لفافہ بھجوا کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں الفضل ۱۶ اگست یا نوائے وقت ۲۱ اگست)

بلا تبصرہ

"حضرت ہٹلر رحمۃ اللہ علیہ"

"راولپنڈی ۲ اپریل (جنگ نیوز) ایک اخبار کے مطابق ممتاز دانشور اور پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اقبالیات کے صدر پروفیسر منظور نے "تحریک پاکستان منزل بہ منزل" کے عنوان سے منعقد ہونے والی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر کو حضرت ہٹلر رحمۃ اللہ علیہ کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں ہٹلر کو حضرت ہٹلر رحمۃ اللہ علیہ اس لئے کہتا ہوں کہ اگر وہ برطانوی سامراج اور فرانس کی کمر نہ توڑتا تو خدا جانے افریقہ اور ایشیا کے مسلمان آج تک آزادی کی جنگ لڑ رہے ہوتے۔"

(روزنامہ جنگ ۳ اپریل ۱۹۸۲ء لاہور)

مرسلہ:۔ محمد صدیق امرتسری لاہور

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہ ظہور/اگست

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہ ظہور/اگست ۱۳۶۱ ہش ۱۹۸۲ء خریداران کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کیا جا چکا ہے جن دوستوں کو نہ ملا ہو وہ دفتر ماہنامہ "انصار اللہ" کو فوری مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

(منیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لیے تجاویز ۱۵ ستمبر تک تمام لجنات بھجوا دیں۔ تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں۔ اجلاس بلا کر بہنوں کے مشورے سے تجاویز بھجوائی جائیں۔ ۱۵ ستمبر کے بعد موصول ہونے والی کوئی تجویز نہیں لی جائے گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۔۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ کے پتہ کا اپریشن چھ ماہ قبل میو ہسپتال لاہور میں ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں کی وجہ سے مریضہ کو بہت تکلیف ہے۔

۔۔ مظفر احمد داؤد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید حال کنری کے ماموں محمد حنیف صاحب بٹ کنری کافی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں اور دائیں کولہے پر انجکشن کی وجہ سے زخم ہو گیا ہے۔

۔۔ معین الدین صاحب ضیا، خانپور کی خالہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد امین صاحب اوکاڑہ کے تانگہ سے گر جانے کی وجہ سے بازو ٹوٹ گیا ہے۔ اب فیصل آباد میں اپریشن ہوگا۔

۔۔ مشتاق احمد صاحب وزیر آباد شوگر کے مریض ہیں۔ اب آنکھوں میں موتیا بھی اتر رہا ہے۔ ۹ ستمبر میں اپریشن ہوگا۔ نیز وہ اپنے بچے عبدالحی کی تعلیمی ترقی اور خادم سلسلہ بننے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۔۔ عبدالسمیع صاحب حنیف دارالرحمت شرقی ربوہ کے بڑے بھائی صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) چوہدری عبدالمجید صاحب حنیف صدر جماعت احمدیہ چونیاں جلدی بیماری میں مبتلا ہیں۔ دو بار سی ایم ایچ لاہور میں ٹیسٹ کروا چکے ہیں۔ کوئی افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی

۔۔ محمد صادق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازی خان کا مورخہ ۶ اگست ۱۹۸۲ء کو اپریشن ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

احباب جماعت جملہ مریضان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

● نذر محمد خان صاحب معتمد ضلع نوابشاہ کی چھوٹی دادی صاحبہ عرصہ ۳ ماہ سے یرقان کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ (منیجر الفضل)

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منیجر

تصحیح

الفضل یکم اگست ۱۹۸۲ء میں محترم قاضی نسیم احمد صاحب وصیت مسل نمبر ۵۵-۲۵ میں یہ الفاظ غلط طور پر شائع ہو گئے ہیں۔ "میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے" درست الفاظ یہ ہیں "میری یہ وصیت یکم فروری ۱۹۸۲ء سے منظور فرمائی جائے" احباب کرام تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

مجلسِ شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز بیس ستمبر ۱۹۸۲ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جشنِ یومِ آزادی

۱۴ اگست کو ملک کے کونہ کونہ میں موجود جماعت ہائے احمدیہ نے پورے جوش و خروش کے ساتھ جشنِ یومِ آزادی منایا۔ ان میں سے چند ایک جماعتوں کی طرف سے آمدہ رپورٹس ہدیۂ قارئین ہیں۔

۱۔ **سانگلہ ہل**:۔ یومِ آزادیٔ پاکستان کے سلسلے میں جماعتِ احمدیہ سانگلہ ہل کے زیرِ اہتمام حسبِ ذیل پروگرام ہوئے نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر ملک کی خوشحالی، استحکام، قومی خود مختاری، علاقائی سالمیت اور ترقی کے لئے دعا مانگی گئی۔

۲۔ ساڑھے سات بجے صبح چک ۴۵ مڑا اور چھور ۱۱۷ کی مشترکہ فٹبال ٹیم کے ساتھ ایک دوستانہ فٹبال میچ کھیلا گیا۔ یہ میچ ایک کے مقابلے میں تین گول سے سانگلہ ہل نے جیت لیا۔ میچ کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس کے مکان پر مقامی کھلاڑیوں اور مہمانوں کی خدمت میں چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے۔ دس بجے کے قریب دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ دعا مکرم ہارون جالو متعلم جامعہ احمدیہ نے کرائی۔

۳۔ شام پانچ بجے پاکستان فرینڈز سوسائٹی ہیڈ آفس سانگلہ ہل کے اجلاس میں دس افراد کے وفد نے شرکت کی اور ایک خادم عزیزم رفیع احمد طاہر نے تقریر بھی کی

۴۔ نماز مغرب کے بعد امیر جماعت احمدیہ کی زیرِ صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں عزیزم رفیع احمد صاحب طاہر نے تلاوت قرآن کریم کی، محمود احمد نسیم، ناصر احمد نے حضرت اقدس کا منظوم کلام پیش کیا۔ مکرم سراج الدین صاحب ظفر سیکرٹری اصلاح وارشاد اور مکرم خوشی محمد صاحب شاکر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بھلوالپور نے تقاریر کیں مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب نے مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری کی نظم "ہمارا پیارا پاکستان" سنائی۔ اس کے بعد عاجز نے تقریر کی مکرم امیر صاحب نے صدارتی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا مقررین نے تحریکِ قیامِ پاکستان کے حالات اس میں جماعت کے کردار اور یومِ آزادی کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریوں پر نہایت عمدہ رنگ میں اظہارِ خیال فرمایا۔

۵۔ اس دن مسجد احمدیہ رنگا رنگ کی جھنڈیوں بینرز سے سجائی گئی، قومی پرچم نہایت بلند کر کے لہرایا گیا

(حافظ محمود احمد ناصر۔ مربی سلسلہ احمدیہ سانگلہ ہل)

۲۔ **سمندری**:۔ جماعت احمدیہ سمندری کے زیرِ اہتمام ۱۴ اگست کو یومِ آزادی شایانِ شان طور پر منایا گیا۔ اس موقعہ پر مسجد بیت البشر کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ سہ پہر کو اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے سب سے زیادہ انعامات عزیزی شاہد احمد بلعمر ۱۰ سال نے حاصل کئے۔ تلاوتِ کلامِ پاک اذان، نظم، مسنون دعاؤں اور دوڑ کے مقابلے کرائے گئے تھے۔ علمی مقابلہ جات سے قبل خاکسار نے حاضرین کو ایک تقریر میں آزادی کی اہمیت اور قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی پھر دعا کے ساتھ یہ پُر رونق اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد بچوں اور بڑوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(محمد اکرم عمر مربی سلسلہ سمندری ضلع فیصل آباد)

۳۔ **دھاروالی**:۔ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۸۲ء کو مسجد احمدیہ دھاروالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ میں بوقت ۹ بجے صبح احمدی دوست مرد و خواتین جمع ہوئے اور بڑی شان کے ساتھ جلسہ یومِ آزادی منایا گیا سب سے پہلے تلاوتِ کلامِ پاک ہوئی اس کے بعد ایک طفل نے بڑی پُر جوش تقریر کی۔ عنوان تھا "میرا پیارا پاکستان" اور آخر میں میں نے "یومِ آزادی اور ہمارے فرائض" کے موضوع پر ۱۵ منٹ تقریر کی اور غلبۂ اسلام جماعت کی ترقی، وطن کے استحکام و خوشحالی اور امن کے لئے نیز افغانی اور فلسطینی بھائیوں کیلئے دردِ دل سے دعائیں مانگی گئیں۔ اس جلسہ میں ۲۲ اطفال خدام، انصار اور ۵۰ لجنہ ناصرات شریک ہوئے۔ ۱۰ بجے جلسہ ختم ہوا اور حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی رنگ برنگی جھنڈیوں اور آرائشی دروازوں سے مسجد احمدیہ اور اس کے اندرونی و بیرونی ماحول کو سجایا گیا تھا۔

(شریف احمد اشرف مربی سلسلہ دھاروالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ)

دعائے مغفرت

• خاکسار کی نانی جان محترمہ رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد حسین صاحب مرحوم بتاریخ ۲۹ بروز اتوار قریباً نو بجے شب بقضائے الٰہی رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
مرحومہ حضرت اقدس کے صحابی حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی کی بیٹی اور خالد احمدیت مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس (مرحوم) کی ہمشیرہ تھیں۔
۳۰ اگست کو محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

(نصیر احمد قمر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

• میرے پیارے بھائی طاہر محمود حال کراچی طویل علالت کے بعد بعمر خ ۲۱ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
مرحوم کی عمر صرف ۳۲ سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ دو سال جرمنی میں مقیم رہے بچوں سے محبت کرنے والے اور بڑوں کی عزت کرنے والے تھے پیدائشی احمدی تھے ان کی میت کراچی سے ربوہ لائی گئی ان کی نماز جنازہ جناب مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی اور دعا کے بعد قبرستان ۱ میں تدفین عمل میں آئی انہوں نے اپنے سوگواروں میں والدین کے علاوہ دو بھائی بھی چھوڑے ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جملہ پسماندگان کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو آمین

(وسیم احمد دار النصر غربی ربوہ)

نومبائعین کیلئے ضروری اعلان

جن احباب نے جون ۱۹۷۴ء کے بعد کسی خواب، رؤیا، کشف یا الہام کی بنا پر احمدیت قبول کی ہے وہ اپنا بیان حلفیہ خوشخط مع تاریخ لکھ کر مجھے ارسال فرماویں اور یہ بھی لکھ دیں کہ وہ اپنا یہ بیان اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۲ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے موقع پر خود آ کر سنا سکیں گے کہ نہیں جو واقعہ پہلے سنایا جا چکا ہے وہ نہ دوبارہ لکھا جاوے۔ شکریہ۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح ارشاد مقامی ربوہ)

منتظمین اطفال متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل فرما کر رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

۱۔ فٹ بال ٹورنامنٹ۔ ۳۱ اگست یکم تا ۳ ستمبر
۲۔ کبڈی۔ ۲۲ تا ۲۴ ستمبر۔
۳۔ طبی معائنہ ۲۵ ستمبر
۴۔ سائیکل سفر ۲ تا ۱۴ اکتوبر
۵۔ میرو ڈبہ ۶ تا ۸ اکتوبر

یہ پروگرام دوسری نزدیکی مجالس کے تعاون سے بھی سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزم سید عبد المومن ایم۔ ایس۔ سی۔ ٹیچر احمدیہ ہائی سکول گیمبیا (مغربی افریقہ) ابن سید عبد الباسط صاحب مرحوم (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ) کا نکاح میری بیٹی آصفہ ناز سلمہا اللہ سے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر مولانا نذیر احمد مبشر صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے مورخہ ۲۰ بروز جمعۃ المبارک بوقت ۶ بجے شام میرے مکان واقع دار الرحمت شرقی پر پڑھا اور دعا کرائی اور ۸ بجے شام رخصتانہ عمل میں آیا عزیزی سید عبد المومن حضرت میر مہدی حسین صاحب صحابی حضرت اقدس کا پوتا اور محترم سید محمد زمان شاہ (مرحوم) آف جہلم کا نواسہ ہے۔ عزیزہ آصفہ ناز مکرم بابو محمد یعقوب صاحب حسنی مرحوم (بانی جماعت احمدیہ و امیر حلقہ حسن پور ۱۱۲ ضلع فیصل آباد) کی پوتی اور محترم ماسٹر محمد شفیع اسلم (مرحوم) مجاہد ملکانہ کی نواسی ہے عزیزہ اپنے خاوند کے ہمراہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں گیمبیا جا رہی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے نیز سفر اور پردیس میں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین۔

(عبد السمیع حسنی دار الرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

انفاق کی دو صورتیں

غرض انفاق عام انفاق ہے اور اس کے لیے مسلمان یا غیر مسلمان کی بھی شرط نہیں۔ اور اس لیے یہ انفاق دو قسم کا ہوتا ہے ایک فطرتی دوسرا زیر اثر نبوت۔ فطرتی تو وہی ہے جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ تم میں سے کون ہے اگر قیدی یا بھوکا آدمی جو کئی روز سے بھوکا ہو یا ننگا ہو اگر سوال کرے اور تم اسے کچھ نہ کچھ دے نہ دو کیونکہ یہ امر فطرت میں داخل ہے اور یہ بھی میں نے بتا دیا ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اس کے ماتحت ہے مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے، طبیب ہے وہ بھی داخل ہے۔ مگر بموجب منشاء هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اُسے پہنچانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لیے وقف کر دے اور یہ تعلیمی وقف کہلاتا ہے۔

اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو ..... اس کا ہر فعل ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع انسان کی بھلائی کے لیے وقف ہو دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا کمال یہی ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے منشاء کے موافق ہے۔"

(الحکم جلد ۱۰ عدد ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۴، ۵)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا نواں مرحلہ جاری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سال رواں کے شروع میں فرمایا تھا کہ "آپ کی طرف سے پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ سال ختم ہونے سے پہلے آپ کی جماعت میں وعدہ کرنے والوں میں سے ایک بھی فرد ایسا نہ رہ جائے جس نے اپنے وعدہ کا $\frac{9}{10}$ تک نہ ادا کر دیا ہو"۔

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں عہدیداران اور احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ سال رواں کے ختم ہونے سے قبل اپنے وعدہ کا $\frac{9}{10}$ حصہ ضرور ادا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

حضرت حکیم عبدالعزیز صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ یکے از اصحاب احمد حضرت حکیم عبدالعزیز صاحب مورخہ ۲۷ اگست بروز جمعہ پانچ بجے صبح اپنے مکان واقع گول بازار میں بعمر ۹۲ سال رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کافی عرصہ سے کمزور چلے آ رہے تھے اور ۲۶ اگست کو دو بجے بعد دوپہر اچانک دل کی تکلیف ہو گئی جو فوری علاج سے کسی حد تک رفع ہوئی مگر اگلے روز پانچ بجے صبح دل کی دوبارہ تکلیف ہو جانے کی وجہ سے آپ رحلت فرما گئے۔ اسی روز نماز عصر کے بعد امیر صاحب مقامی کے ارشاد پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر محترم امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

مرحوم ۱۸۸۹ء میں موضع بھینی ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد محترم حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب اپنے زمانہ اور علاقہ میں یکتا اور جید عالم تھے اور فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے اور جونہی سیدنا حضرت اقدس کی بعثت کی خبر سنی آپ پیدل قادیان تشریف لے گئے اور تحقیق کرنے کے بعد ۱۹۰۲ء میں آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور دو سال بعد ۱۹۰۴ء میں محترم حکیم صاحب مرحوم بھی قادیان حاضر ہو کر بیعت کے شرف سے مشرف ہو گئے اور حضور کی اجازت سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس طب پڑھنی شروع کر دی۔

آپ مختلف اوقات میں جماعت کی خدمت میں بھرپور حصہ لیتے رہے پہلے پہل آپ رضاکارانہ طور پر تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر ۱۹۲۴ء میں ملکانہ تحریک کے وقت تین ماہ بڑی تندہی سے کام کیا اور یہاں سے واپسی پر آپ کو انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا جہاں آپ نے مسلسل ۲۴ سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران آپ کو ۱۹۴۲ء میں چیف انسپکٹر مقرر کیا گیا اور آپ ۱۹۴۸ء تک دفتر میں کام کرتے رہے اور اس کے بعد آپ ریٹائرڈ ہو گئے۔ ۱۹۵۲ء میں کالا موتیا کی وجہ سے آپ کی آنکھیں خراب ہو گئیں اور آہستہ آہستہ بینائی بالکل جاتی رہی اور آپ تادم وفات اپنے گھر ہی میں مقیم رہے۔

مرحوم بڑے نیک متقی انسان تھے باوجود بیماری کے آپ صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے خوش طبع اور خوش پوش انسان تھے ہمیشہ صاف ستھرا سفید لباس پہنتے۔

دعاؤں کے ساتھ بڑا شغف رکھتے تھے۔ آخری بیماری شروع ہونے سے قبل ۲۶ اگست کو صبح سے آپ نے ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسول اور سیدنا حضرت اقدس کے دعائیہ اشعار بلند آواز سے پڑھنے شروع کر دیئے اور ساتھ اپنی اہلیہ کو بھی بٹھا کر انہیں بھی یہ دعائیں پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ ایک بیٹا ایک بیٹی۔ ۱۶ پوتے پوتیاں اور ۵ نواسے اور نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تعلیم القرآن کلاس کے بارہ میں تاثرات پر مشتمل خطوط جلد بھجوائیں

دس بہترین خطوں پر نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) انعام دیگی

وہ تمام طلبہ اور طالبات جنہوں نے اس دفعہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں شرکت کی تھی ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ کے نام اپنے اپنے تاثرات اور آئندہ کے لیے تجاویز بھجوائیں۔ اس طرح کے تمام خطوط میں سے دس ایسے خطوط منتخب کئے جائیں گے جو سب سے زیادہ مؤثر اور معیاری سمجھے جائیں گے۔ نظارت ہذا ایسے خطوط لکھنے والے طلبہ اور طالبات کو خاص انعامات دیگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ان کے اسماء دعا کے لیے بھجوائے جائیں گے اور ان کی اشاعت کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

افغان ٹمبر ورکس

آپ مکان تعمیر کریں تو

لکڑی

کے کام کیلئے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ کھڑکیاں دروازے اور فلش ڈور یعنی پلائی کے دروازے اچھا کام اور اچھے کاریگر اور معاملے میں آپ ہمیں انشاء اللہ دیانتدار اور با اصول پائیں گے اور دعا فرمائیں کہ ذات باری ہمیں دیانتداری کی توفیق عطا فرمائے

حبیب اللہ خان پسر خان میر خان صاحب (مرحوم) فیکٹری ایریا ربوہ فون ۶۹۵

مثالی وقار عمل

تمام قائدین مجالس کی خدمت میں گزارش ہے کہ مورخہ ۲۴ ستمبر بروز جمعہ اپنی مجلس میں مثالی وقار عمل منائیں اور رپورٹ وقار عمل جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ (مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)